66227 ـ نشہ آور اشیاء استعمال کرنے اور انہیں شراب کے حکم میں شامل کرنے کا حکم

سوال

اس وقت نشہ آور اور خاص کر حشیش اور بھنگ کا استعمال بہت زیادہ ہو چکا ہے، لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ خمر نہیں اور عقل میں فتور پیدا نہیں کرتی میرا سوال یہ ہے کہ:
کیا یہ بالفعل خمر ہے، یعنی نشہ آور ہے، اور کیا اگر آدمی اسے استعمال کرے تو اس کی نماز چالیس یوم تك قبول نہیں ہوتی ؟
اور رمضان المبارك میں حشیش استعمال کرنے والے کے روزے کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اس میں کوئی شك نہیں کہ نشہ آور اشیاء حشیش، افیون، کوکین، مورفین وغیرہ کا استعمال کئی ایك وجوہات کی بنا پر حرام ہے، جن میں سے چند ایك ذیل میں بیان کی جاتی ہیں:

1 ـ یہ اشیاء عقل میں فتور پیدا کرتی ہیں، اور جو چیز عقل میں فتور پیدا کرے وہ حرام ہے؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" ہر نشہ آور چیز خمر ہے، اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے، اور جس کسی نے بھی دنیا میں شراب نوشی کی اور وہ شراب نوشی کرتے ہوئے توبہ کیے بغیر ہی مر گیا تو وہ آخرت میں شراب نہیں پئےگا "

صحیح مسلم حدیث نمبر (2003).

اور بخاری و مسلم شریف میں ابو موسی رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

" مجھے اور معاذ بن جبل کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف بھیجا تو میں نے عرض کیا: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے علاقے میں جو کی شراب تیار کی جاتی ہے جسے مزر کا نام دیا جاتا ہے، اور شہد سے تیار کردہ شراب کو البتع کہا جاتا ہے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" ہر مسکر اور نشہ آور چیز حرام ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (4087) صحیح مسلم حدیث نمبر (1733).

اور بخاری و مسلم میں ہی ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے سنا وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر یہ یہ فرما رہے تھے کہ:

" اما بعد: لوگو شراب کی حرمت نازل ہو چکی ہے، اور یہ شراب پانچ اشیاء یعنی انگور، کھجور، اور شہد، اور گندم، اور جو سے تیار ہوتی ہے، اور خمر وہ ہے جو عقل میں فتور پیدا کر دے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (4343) صحیح مسلم حدیث نمبر (3032).

اور اس میں کوئی شک نہیں کہ نشہ آور اشیاء عقل میں فتور پیدا کرتی اور اس پر پردہ ڈالتی ہے، اور اسے غائب کر دیتی ہے.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" نبی کریم صلی اللہ وسلم کے اس مطلق فرمان:

(ہر مسکر اور نشہ آور چیز حرام ہے) سے ہر نشہ آور چیز کی حرمت پر استدلال کیا گیا ہے، چاہے وہ شراب نہ بھی ہو، تو اس میں حشیش وغیرہ بھی شامل ہوگی.

امام نووی وغیرہ رحمہ اللہ تعالی نے بالجزم اور یقین کے ساتھ کہا ہے کہ یہ مسکر یعنی نشہ آور ہے، اور دوسرے نے یقین کے ساتھ اسے مخدر یعنی بےسدھ کر دینے والی قرار دیا ہے، کیونکہ مشاہدہ کیا گیا ہے کہ جو کچھ شراب نوشی سے لڑکھڑاہٹ اور مدہوشی وغیرہ ہوتی ہے وہ اس سے بھی حاصل ہوتی ہے.

اور اگر بالفرض یہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ یہ نشہ آور نہیں تو ابو داود میں " ہر مسکر اور مفتر چیز کی ممانعت کی روایت موجود ہے، واللہ تعالی اعلم " انتہی.

ماخوذ از فتح الباری (10 / 45).

خطابی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" ہر وہ شراب مفتر ہے جو اعضاء میں فتور اور ڈھیلا پن پیدا کر دے اور کنارے سن کردے، اور یہ چیز نشہ کی ابتدا ہوتی ہے، اور اسے پینے کی ممانعت اس لیے ہے تا کہ یہ نشہ کا ذریعہ نہ بن جائے.

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور ہر وہ چیز جو عقل کو غائب کر دے تو وہ حرام ہے، چاہے اس سے نہ تو نشہ و مستی پیدا ہو، اور نہ لڑکھڑاہٹ، کیونکہ عقل کا غائب ہونا مسلمانوں کے اجماع سے حرام ہے، اور بھنگ کا استعمال جس سے نشہ نہ ہو اور نہ ہی عقل میں فتور ہو اور عقل غائب نہ ہو تو اس میں تعزیر ہے.

محققین فقھاء کو یہ معلوم ہوا ہے کہ یہ (یعنی حشیش اور بھنگ) نشہ آور ہے، اور فاجر قسم کے لوگ ہی اسے استعمال کرتے ہیں، کیونکہ اس میں نشہ و مستی اور جھومنا پایا جاتا ہے، تو اس طرح یہ نشہ آور شراب کو اس میں جمع کرتی ہے، اور شراب نوشی حرکت اور جھگڑا پیدا کرتی ہے، اور یہ فتور اور لذت لاتی ہے، اور اس کے ساتھ اس میں مزاج و عقل میں فساد و خرابی اور شہوت کا دروازہ کھلتا ہے، اور دیوثیت بھی پیدا کرتی ہے جو اسے شراب سے بھی زیادہ گندی اور شریر بنا دیتی ہے، بلکہ اس کی ایجاد تو تاتاریوں کے آنے سے ہوئی.

اور اس کی قلیل یا کثیر مقدار کے استعمال سے شراب کی حد ہی لگے گی جو کہ اسی یا چالیس کوڑے ہیں، اگر مسلمان شخص نشہ آور اشیاء کی حرمت کا اعتقاد رکھتا ہو " انتہی.

دیکھیں: مجموع الفتاوی الکبری (3 / 423).

اور السياسة الشرعية میں درج ہے:

" انگور کے پتوں سے تیار کردہ بھنگ بھی حرام ہے، اسے نوش کرنے والے کو شراب نوشی کرنے والے کی طرح کوڑے مارے جائینگے، اور یہ شراب سے بھی زیادہ گندی ہے کہ یہ عقل اور مزاج دونوں کی خراب کر دیتی ہے، حتی کہ مرد میں ہیجڑا پن اور دیوثیت پیدا ہو جاتی ہے، اور اس کے علاوہ بھی کئی ایك خرابیاں پیدا ہوتی ہیں.

اور شراب اس اعتبار سے اس سے زیادہ گندی اور خراب ہے کہ یہ جھگڑا اور لڑائی کا باعث بنتی ہے، اور یہ دونوں اشیاء ہی اللہ تعالی کے ذکر اور نماز کی ادائیگی سے روکتی ہیں، اور بعض متاخرین فقھاء نے اس کی حد میں توقف اختیار کیا ہے، اور ان کی رائے یہ ہے کہ اسے کھانے والے کو حد سے کم تعزیر لگائی جائیگی، اس وجہ سے کہ ان کا خیال ہے بغیر لڑکھڑاہٹ کے عقل میں تغیر بھنگ کی جگہ میں ہے، لیکن ہمیں متقدم علماء کرام کی اس کے متعلق کوئی کلام نہیں ملی.

حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ اسے کھانے والے کو نشہ و مستی آتی ہے، اور وہ شراب نوشی کرنے کی طرح اسے چاہتے اور طلب کرتے ہیں، بلکہ اس سے بھی زیادہ، اور جب زیادہ استعمال کریں تو یہ انہیں نماز اور اللہ تعالی کے ذکر سے روکتی ہے، اور اس کے ساتھ ساتھ اس میں اور بھی کئی ایك خرابیاں مثلا دیوث پن، ہیجڑا پن، اور مزاج اور عقل میں فساد و خرابی پیدا کرنا وغیرہ بھی پائی جاتی ہیں.

لیکن جب یہ چیز جامد ہے اور کھائی جاتی ہے نہ کہ پینے والی چیز تو اس لیے اس کی نجاست کے متعلق علماء کرام

کا اختلاف پایا جاتا ہے اس میں امام احمد وغیرہ کے تین اقول ہیں:

ایك قول تو یہ ہے کہ: پی جانے والی شراب کی طرح یہ بھی نجس ہے، صحیح اور معتبر بھی یہی ہے.

اور دوسرا قول یہ ہے کہ: یہ نجس نہیں، کیونکہ یہ جامد ہے.

اور تیسرا قول یہ ہے کہ: اس کے جامد اور مائع ہونے میں فرق کیا جائیگا.

چاہے حالت جو بھی ہو یہ لفظا یا معنا اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حرام کردہ اشیاء شراب اور نشہ آور اشیاء میں شامل ہوتی ہے.

ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کیا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں دو قسم کی شراب کی متعلق فتوی دیں جو ہم یمن میں بنایا کرتے تھے:

البتع جو کہ شہد سے تیار ہوتی ہے اس کا نبیذ بنایا جاتا ہے حتی کہ اس میں جوش پیدا ہو جائے.

اور المزر جو مکی اور جو سے تیار ہوتی ہے حتی کہ اس میں جوش پیدا ہو جائے.

راوی کہتے ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جوامع الکلم سے نوزا گیا تھا چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

" ہر مسکر اور نشہ آور چیز حرام ہے "

متفق علیہ یہ حدیث صحیحین کی ہے " انتہی.

دیکھیں:السیاسۃ الشرعیۃ صفحہ نمبر (92).

اور ان کا یہ بھی کہنا ہے:

تو وہ بھنگ اور حشیش کھانے پر کس طرح مصر ہے، خاص کر اگر وہ اس میں سے نشہ آور چیز کو حلال قرار دینے والا ہے، جیسا کہ لوگوں کا ایك گروہ ایسا کرتا ہے، تو اس طرح کے افراد کو توبہ کروائی جائے، اگر تو وہ توبہ کر لے تو ٹھیك وگرنہ اسے قتل کر دیا جائے، کیونکہ بالاجماع اس میں سے نشہ آور حرام ہے، اور اسے حلال قرار دینا بغیر کسی اختلاف کے کفر ہے " انتہی.

دیکھیں: الفتاوی الکبری (2 / 309).

2 ـ اس میں بہت زیادہ نقصانات اور عظیم قسم کا ضرر پایا جاتا ہے جو کہ شراب نوشی کرنے سے بھی زیادہ بڑھ کر ہو سکتا ہے، حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" نہ تو کسی کو نقصان دو، اور نہ ہی نقصان اٹھاؤ "

مسند احمد اور سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2341) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابن ماجہ میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

" تو اس میں انسان کی ذاتی طور پر بھی نقصان ہوتا ہے، اور اس کے خاندان اور اولاد کو بھی نقصان پہنچتا ہے، اور اس کے معاشرے اور امت کو بھی نقصان ہے.

اس کا ذاتی اور شخصی نقصان یہ ہے کہ: اس کے جسم اور عقل پر گرانقدر اثرانداز ہوتی ہے؛ کیونکہ نشہ آور اور مستی والی چیز صحت اور اعصاب اور عقل و فکر اور مختلف دوسرے اعضاء اور نظام ہضم وغیرہ کو خراب اور ہلا کر رکھ دیتی ہے، اور اس کے علاوہ بھی کئی ایك خرابیاں ہیں جو سارے بدن کو توڑ کر رکھ دیتی ہیں، بلکہ آدمی کے وقار اور انسانی عزت و کرامت کو ختم کر دیتی ہے، کیونکہ اس سے انسان کی شخصیت ہل کر رہ جاتی ہے، اور وہ استہزاء و مذاق کا نشانہ، اور مختلف قسم کے امراض کا شکار ہو کر رہ جاتا ہے.

اور خاندانی نقصان یہ ہے کہ: وہ نقصان یہ ہے کہ اس کی بیوی اور اولاد کو مختلف قسم کی خرابیاں اور ضرر لاحق ہوتے ہیں، جس کی بنا پر گھر ناقابل برداشت جہنم سی بن کر رہ جاتا ہے، گھر میں تعصب و ہیجان اور سب و شتم کا دور، اور طلاق اور حرام کلام، اور توڑ پھوڑ، اور بیوی بچوں کا خیال نہ کرنا، اور گھریلو اخراجات میں کوتاہی جیسے کام جنم لیتے ہیں اور نشہ آور اور مست کردینے والی اشیاء کے استعمال سے ایسی اولاد پیدا ہوتی ہے جو اپاہج اور عقلی طور پر ناقص رہ جاتی ہے ....

اور عمومی نقصان یہ ہوتا ہے کہ: لمبا چوڑا مال اور دولت ضائع ہو جاتا ہے جس کا کوئی فائدہ تك نہیں ہوتا، اور مصلحت و ضروریات اور اعمال معطل ہو کر رہ جاتے ہیں، اور واجبات کی ادائیگی میں کوتاہی ہوتی ہے، اور عمومی امانت کی ادائیگی میں خلل پیدا ہوتا ہے، چاہے وہ ملکی مصلحت ہو یا کمپنیوں یا کارخانوں یا افراد اور شخصی مصلحت.

اس کے علاوہ جو اسے نشہ یا مستی سے اشخاص، اور اموال اور عزت کے خلاف جرائم کے ارتکاب کی طرف لے جاتا ہے، بلکہ مست کر دینے والی اشیاء کے نقصانات تو نشہ آور اشیاء سے بھی زیادہ خطرناك ہیں؛ کیونکہ مست کردینے والی اشیاء تو اخلاقی قدر کو تباہ کر کے رکھ دیتی ہے " انتہی

دیکھیں: الفقہ الاسلامی و ادلتہ تالیف ڈاکٹر وھبۃ الرحیلی (7 / 5511).

حاصل یہ ہوا کہ: ان مخدرات یعنی مست کر دینے والی اشیاء کی حرمت میں کسی بھی عقل و دانش رکھنے والے شخص کو کوئی شك و شبہ نہیں ہونا چاہیے، کیونکہ نصوص اس کی حرمت پر دلالت کرتی ہیں، اور اس لیے بھی کہ اس میں بہت زیادہ نقصانات ہیں.

اور نشہ آور اور مست کر دینے والی اشیاء استعمال کرنے کی سزا یہ ہے کہ: اسے شراب نوشی کرنے کی حد لگائی جائیگی، جیسا کہ حشیش اور بھنگ کے متعلق شیخ الاسلام رحمہ اللہ کی کلام میں بیان ہو چکا ہے، تو مست کر دینے والی اشیاء ان اشیاء میں داخل ہیں جو اللہ تعالی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کی ہیں وہ چاہے خمر اور مسکر لفظا ہو یا معنا.

اس لیے علماء اور مبلغین کو چاہیے کہ وہ لوگوں کے سامنے ان اشیاء کے نقصانات اور اس کے خطرناك نتائج بیان کریں.

رہا آپ کا سوال شراب نوشی کرنے والے کی چالیس رور تك نماز کی عدم قبولیت اور اس کے روزے کے حکم کا جواب تو اس کے متعلق سوال نمبر (20037) اور (27143) کے جوابات میں تفصیل بیان ہو چکی ہے آپ اس کا مطالعہ کر لیں.

واللہ اعلم .